''امام اعظم اور تصوف''

(ایک اجمالی مطالعہ)

از: مولانا ابوالخیر سید حمداللہ بختیاری
بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ نعمان بن ثابت للبنات/ بنگلور

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کوفی تابعی قدس سرہٗ العزیز (متوفی ۱۵۰ھ م ۷۶۷ء بمقام بغداد) کی عظیم المرتبت شخصیت کے وسیع منظرنامے پر ایک پنہاں پہلو ''تصوف'' جو اکثر اصحاب فکر ونظر سے دور رہا۔ لیکن حیات اور کارناموں کے پس منظر پر اگر نظر عمیق سے دیکھیں تو یہ واضح ہوگا کہ اہل تصوف وسلوک نے اصلاح باطنی کے تعلق سے جو اصلاحی نصاب ترتیب دیا، اس سے بہت پہلے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس پر کاربند نظر آتے ہیں، اور پھر ان کی تمام زندگی کے تمام گوشوں پر احسان وسلوک کی کیفیات ومشاہدات اجاگر ملتی ہیں۔

لفظ تصوف اور اصطلاحی تصوف سے بہت پہلے، حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تصوفانہ عملی زندگی سے وابستگی کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ، صاحب درمختار علامہ محمد بن علی بن محمد بن عبدالرحمٰن حصکفیؒ (متوفی ۱۰/شوال ۱۰۸۸ھ بہ عمر ۶۳ سال) نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> ''میں نے علم تصوف حضرت شبلیؒ سے حاصل کیا، انھوں نے حضرت سری سقطیؒ سے اور انھوں نے حضرت معروف کرخیؒ سے اور انھوں نے حضرت داؤد طائیؒ سے اور انھوں نے علم تصوف اور حدیث وفقہ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعیؒ سے اخذ واستفادہ فرمایا۔''

متذکرہ چار عظیم شخصیات کا مقام ومرتبہ حلقہ تصوف میں صدیوں سے نمایاں حیثیت کا حامل

بن کر روشن ستارہ کے مانند ہے۔ امام محی الدین شرف الدین نوویؒ اپنے رسالہ ''المقاصد'' میں تصوف کے پانچ اصول ترتیب وار اس طرح لکھتے ہیں:

(۱) خلوت اور جلوت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

(۲) اقوال وافعال میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرنا۔

(۳) عروج واقبال اور پستی میں مخلوق خدا سے اعراض کرنا۔

(۴) قلیل وکثیر رزق پر اللہ عالیٰ سے راضی رہنا۔

(۵) خوشی ومسرت اور رنج وغم میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

اور حضرت جنید بغدادیؒ (متوفی ۲۹۷ھ) طریقت کے پانچ اصول اس طرح فرماتے ہیں:

۱- دن کا روزہ۔

۲- شب میں قیام۔

۳- اخلاص عمل۔

۴- اعمال میں کامل رعایت۔

۵- ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر توکل۔

تمام مورخین اور تذکرہ نگار اس پر متفق ہیں کہ مذکورہ تمام خصوصیاتِ تصوف سے امام ابوحنیفہ تاحیات منسلک ومنہمک رہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لفظ صوفی اور صوفیائے کرام کے سلاسل میں اسم استعمال نہیں کیا گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور صوفیاء کے تعلق سے عربی کتاب اہل الفتوحات والازواق کے مصنف نے اس طرح لکھا ہے:

> حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صوفیائے کرام سے محبت فرمایا کرتے تھے (یعنی تقویٰ والوں سے) اور ان کے قیام ومرتبہ کا احترام کرتے تھے (بحوالہ کتاب تصوف اور صوفیاء)۔

مستشرقین نے اسلامی علوم اور اسلامی تعلیمات کی اصل شکل وصورت کو بڑی چالاکی سے مسخ کرنے کی طرف خاص توجہ دی، اسی طرح انھوں نے اسلامی تصوف کو بھی مسخ کرنے پر بڑی کوششیں کی ہیں۔ ان کا علمی تعاقب اصحاب قلم اور اصحاب قلوب نے خوب کیا ہے۔ ان مخلصانہ کاوشوں کی بدولت اسلامی علوم اور فنون کی اصل شبیہ آج تک موجود ہے۔

تصوف کی دو تعبیرات کی جاسکتی ہیں، ایک اثبات اور دوسرا نفی، اثباتی پہلو میں بدعات و

رسومات سے مکمل اجتناب پایا جاتا ہے، اوراس میں قرآن وحدیث کی تعلیمات سے مکمل وابستگی اور وارفتگی نمایاں ہوتی ہے۔اور دوسرا پہلونفی ہے، جس میں مکمل بدعات اور خرافات (مشرکانہ کردار) نمایاں ہوتے ہیں۔

تعبیر دوم کی ابتدا، مستشرقین نے کی ہے، سادہ لوح مسلمان تعبیر دوم سے متاثر ہوکر تصوف کی تمام تعلیمات کو یکسر انکار کرتے بلکہ مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی علمی اور عملی تصوف سے لبریز تھی۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے تعلق سے تمام اہل سلاسل کا اتفاق ہے کہ امیر المومنین سے تصوف جاری ہوا، اورصوفیائے کرام کے سردار امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے دادا (زوطی یا زوطی اسلام قبول کرنے کے بعدان کا نام نعمان رکھا گیا) کے عقیدت مندانہ تعلقات تھے۔اور نعمان کے گھر لڑکا پیدا ہوا، اس کا نام ثابت رکھا گیا، نومولود ثابت کو نعمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں لے گئے اور دعائیں لے کر لوٹ آئے، ثابت کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا، اس کا نام نعمان رکھا گیا۔نعمان بن ثابت بن نعمان ہے، اس طرح امام ابوحنیفہ سے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے خاص تعلق تھا، اور دوسرا خاص تعلق یہ تھا کہ امام ابوحنیفہ کے اساتذہ کے اساتذہ میں امیر المومنین آتے ہیں۔

ان دونوں خصوصیات سے آراستہ ہونے کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ کے تلمیذ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ شیخ سلاسل میں شامل اور کامل نظر آتے ہیں۔

